امت مسلمہ کے عصری مسائل کے ناظر اور ناقد ہونے کے حوالے سے ایک معتبر نام بن چکے ہیں۔

تعلیم کی "نظریاتی اساس" کے تحت پانچ وقیع مضامین ہیں جن میں پاکستان میں تعلیم کی اسلامائزیشن اور نظریہ پاکستان کی میزان پر مروجہ تعلیمی نظام کو جانچا گیا ہے۔ "نصاب کی اسلامی تشکیل" کے عنوان سے نصاب سازی کے عمل اور درسی کتب کی تیاری پر مقالات ہیں۔ "تعلیم کا محور" کے عنوان سے ایک اچھے استاد کی صفات، طلبہ اور پاکستان کا تصور، ان کے اجتماعی ماحول اور مدرسے کی ثقافت پر گفتگو کی گئی ہے۔

خواتین کی تعلیم کا موضوع قیام پاکستان سے قبل بھی مسلم (اور غیر مسلم ہندی) معاشرے میں پرجوش بحث و تمحیص کا عنوان رہا ہے۔ مختلف دینی اور سیکولر حلقوں کی طرف سے اس سلسلے میں مختلف نقطہ ہاے نظر پیش کیے جاتے رہے ہیں۔ پروفیسر مسلم سجاد نے خواتین کی تعلیم کے موضوع پر ایک مستقل کتاب "مخلوط تعلیم" بھی لکھی ہے۔ پیش نظر مجموعہ مضامین میں اس سلسلے میں چار مقالات ہیں: مخلوط یا جداگانہ تعلیمی ادارے: برطانیہ میں بحث، خواتین یونی ورسٹی: تعلیم نسواں کا اہم قدم، خواتین یونیورسٹی: ایک لائحہ عمل، اور عورت: معاشرت، ملازمت اور تعلیم۔

"تعلیمی ادارے" کے تحت چھ مضامین ہیں، جن میں متوازی نظام تعلیم، یکساں نظام تعلیم، دینی مدارس، مشنری تعلیمی اداروں اور نجی تعلیمی اداروں کے کردار پر بڑی معلومات افزا گفتگو کی گئی ہے۔ "تعلیم کے مسائل" کو عنوان بنا کر ۱۳ مضامین جمع کیے گئے ہیں جن میں ذریعہ تعلیم سے متعلق حکومتی فیصلوں، غیر ممالک میں تعلیم، تعلیم میں بیرونی مداخلت جیسے موضوعات پر بڑی گہری نظر ڈالی گئی ہے۔

اس مجموعے کا آخری مقالہ "پاکستانی نظام تعلیم: حکومتی سطح پر اصلاحی کوششیں" پاکستان جیسی ایک (دعوے کی حد تک) "اسلامی نظریاتی" ریاست میں تعلیم کی پامالی اور بے حرمتی کا ایک بھرپور جائزہ ہے۔ اس مقالے میں پروفیسر مسلم سجاد نے ۱۹۴۷ کی تعلیمی کانفرنس سے لے کر ۱۹۸۵ تک کی ان ساری "حکومتی کوششوں پر نظر ڈالی ہے، جو اچھے وعدوں، سنہرے خوابوں اور ان کی بھیانک تعبیروں پر مشتمل ہے"۔ مگر یہ صرف "ماتم یک شہر آرزو" ہی نہیں، بلکہ عملی تدابیر کے لیے راہ نما اصولوں کی نشان دہی بھی ہے۔ مصنف نے بجا طور پر کہا ہے کہ "جن حکومتوں نے اسلامی نظام کو اپنا مقصد قرار دیا ہے، انھیں بالخصوص اس طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیے۔ اگر یہ کام شروع ہو جاتا، تو آج پیش رفت ہو چکی ہوتی اور عملی انقلاب کا آغاز نظر آتا، اور دوسرے اسلامی ممالک اس سے خوشہ چینی کرتے، لیکن اگر یہ کام آج بھی شروع نہ کیا گیا، مزید پچاس سال بعد بھی ہم اس مقام پر ہوں گے، جہاں آج کھڑے ہیں"۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

اقبال، علامہ اقبال کیسے بنے؟ گوہر ملسیانی۔ ناشر: گوہر ادب پبلی کیشنز، مظہر فرید کالونی، صادق آباد۔